ماثورات

(صبح وشام، رات اور نمازوں کے بعد کی مسنون دعائیں)

اعداد

ڈاکٹر ظافر بن حسن آل جبعان

ترجمہ

مصطفیٰ بشیر مدنی

مراجعہ

ابو ہریرہ بن بشیر بن رفیق مدنی

ناشر

اسوۃ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی، مالیگاؤں

نام کتاب: المأثورات مِن أذكارِ طَرَفَيِ النَّهارِ والمنامِ وأدبارِ الصَّلوات

جمع وترتیب: الدكتور ظافرِ بنِ حسنٍ آلِ جَبْعانَ

ترجمہ: مصطفی بشیر مدنی

کمپوزنگ: عمر بشیر محمدی

پہلی طباعت: مارچ ۲۰۲۴م

تعداد: ۳۰۰۰

طبع على نفقة فاعل خير فلا يجوز بيعه

ملنے کا پتہ: مصطفی ٹور برائے حج و عمرہ مالیگاؤں

موبائل: ۹۸۳۴۰۶۶۸۷۷

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾۔ (اور اپنے رب کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان کریں سورج نکلنے سے پہلے بھی اور سورج ڈوبنے سے پہلے بھی)۔ (ق:39)۔

مقدمہ

ہر طرح کی تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں،درود وسلام ہو اس کے امانتدار رسول اوران کے سب آل واصحاب پر۔

قارئین !اللہ کی یاد روحانیت کی باعث ہے،اسی سے انسانی روح کو قوت وغذا فراہم ہوتی ہے،یہ نہ رہے توروح گل گھل کر ہلاک ہو جائے۔ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: «مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الحَيِّ وَالْمَيِّتِ» (اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اوراس کی مثال جو ذکر نہیں کرتا،زندہ اور مردہ کی طرح ہے)۔(بخاری:6407)۔

☆اسی ذکر کے ذریعہ بندہ اپنے رب کی کماحقہ ثناخوانی کرتاہے اوراسی کے طفیل اللہ کی مغفرت اوراجر عظیم کا مستحق قرار پاتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:﴿وَٱلذَّٰكِرِينَ ٱللَّهَ كَثِيرًا وَٱلذَّٰكِرَٰتِ أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُم مَّغۡفِرَةً وَأَجۡرًا عَظِيمًا﴾ (بکثرت اللہ تعالی کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان(سب کے)لئے اللہ تعالی

نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے)۔ (الاحزاب:35)۔

☆اللہ کے ذکر سے بندہ بہت سے دنیوی واخروی فوائد حاصل کرلیتا ہے۔سب سے بڑی چیز کہ اللہ کا محبوب عمل انجام دیکر اس کی محبت پالیتا ہے اور بدلہ عمل کے جنس سے ہے۔ پھر جب اللہ تعالی اس سے محبت کرنے لگتا ہے تو اسے ہر بھلائی وفضیلت سے نوازتا ہے اور ہر طرح کے شر سے بچاتا ہے۔

☆ذکرِالٰہی کے ذریعہ بندہ اپنے رب سے جڑا رہتا ہے۔اس سے دل لگائے رہتا ہے اس سے انسیت رکھتا ہے اور ماموں و مطمئن ہوجاتا ہے۔پھر ہر طرح کے شر وشیاطین سے حفاظت ہوتی ہے، صحت اور مال واولاد میں بڑی برکت ملتی ہے۔

☆اللہ کا ذکر بندے کو انابت الی اللہ، بار بار اللہ سے رجوع کرنے اور اپنے گناہوں سے توبہ کا عادی بنادیتا ہے۔

☆اللہ کے ذکر سے بندہ شیطان کو دھتکارنے میں کامیاب ہوجاتا ہے، جو ذکر الٰہی کا عادی ہو شیطان نہ اس کے قریب آسکتا ہے اور نہ اس پر حاوی ہو سکتا ہے، بلکہ ذلیل وخوار ہو کر کنارے لگ جاتا ہے۔

☆اللہ کے ذکر سے ہم و غم مٹ جاتا ہے، سینہ کھل جاتا ہے، سکون مل جاتا ہے اور تنگ دلی و بے قراری چلی جاتی ہے۔

☆اللہ کے ذکر سے یاد داشت مضبوط ہوتی ہے، قلب و بدن میں نشو نما ہوتی ہے،اور بندے کی روزی میں وسعت آتی ہے۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: ذکرِالٰہی ایک ایسا منشور ہے کہ جسے دیا گیا وہ اس سے جڑ گیا اور جسے محروم رکھا گیا وہ معزول ہو گیا۔ یہ اقوام کے دلوں کی ایسی غذا ہے جو نہ ملے تو ان کے اجسام دلوں کے قبر بن جائیں گے۔ یہ لوگوں کے گھروں کی ایسی زینت ہے کہ جو نہ رہے تو مکانات کھنڈر ہو جائیں گے۔ یہ ان کا ایسا ہتھیار ہے کہ جس سے وہ راہزنوں سے لڑتے ہیں، آگ کی چنگاری بجھاتے ہیں، یہ لوگوں کی بیماریوں کی ایسی دوا ہے جو اگر نہ ملے تو دل بگڑ جائیں گے۔ یہ بندوں اور علام الغیوب کے درمیان تعلقات استوار کرتا ہے۔ لہذا، مولا! جب ہم بیمار ہوتے ہیں تو تیری یاد سے اپنا علاج کرتے ہیں اور جب کبھی تیری یاد سے باز آجاتے ہیں تو ہم بگڑنے لگتے ہیں۔

☆بندے ذکر الٰہی کے ذریعے آفتوں سے بچتے ہیں، بلائیں ٹالتے ہیں اور مصائب کو آسان بناتے ہیں۔ جب پریشانیاں ان پر آتی ہیں تو اللہ کے ذکر کی طرف پناہ

لیتے ہیں، جب کوئی نئ مصیبت ان پر نازل ہوتی ہے تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، یہ ان کے باغ کی کیاری ہے جہاں وہ پلٹتے ہیں، یہ ان کا راس المال ہے جس کی وہ تجارت کرتے ہیں، یہ غمزدہ دلوں کو سرور پہونچاتا ہے، یہ یاد کرنے والے کو مذکور (جسے یاد کیا گیا ہے) سے جوڑ دیتا ہے بلکہ ذاکر کو ایسا بنا دیتا ہے کہ خود اسے یاد کیا جانے لگتا ہے۔(مدارج السالکین:474/2)۔

چنانچہ صبح وشام، سونے کے اوقات اور بطور خاص نمازوں کے بعد کی کچھ ماثور دعائیں پیشِ خدمت ہیں۔ میں نے طوالت کے خوف سے شب وروز، سفر وحضر اور دیگر عبادات کی دعائیں یہاں ذکر نہیں کی ہے،اور وہ میرا مقصود بھی نہیں ہیں، میرا مقصد یہاں ان دعاؤں کا تذکرہ کرنا ہے جن کی ایک مومن کو بکثرت ضرورت پڑتی ہے۔

☆اس کتابچہ کا باعث یہ ہے کہ پہلے تو میں نے اسے اپنے اور بالخصوص اپنی اولاد کی خاطر لکھا تھا،تاکہ ہم اپنے شب وروز میں صحیح ماثور دعاؤں کا اہتمام کر سکیں، پھر افادہ عامہ کی خاطر میں نے اسے نشر کرنا بہتر سمجھا اور شاید اس پر عمل کرنے والے کا مجھے بھی ثواب حاصل ہو، کیونکہ خیر کی رہنمائی کرنے والا خیر انجام دینے والے کی طرح ہے۔

☆میں نے اس کتابچہ میں حسن ترتیب واخراج کی پوری کوشش کی ہے، نصوص پر اعراب لگایا ہے، حدیثوں پر حکم کے ساتھ ان کی تخریج کی ہے۔اور میں نے ابتدا میں ایک تمہید بیان کی ہے جس سے اذکار سمجھنے میں آسانی ہوگی.اس کے تحت میں نے فقہ الاذکار کے چار اہم مسائل ذکر کئے ہیں جن سے دعاؤں کو منضبط کرنے اور انہیں صحیح ڈھنگ سے ادا کرنے میں مدد ملے گی۔

دعا ہیکہ اللہ ہمیں ہر خیر کی توفیق دے اور ہر شر سے محفوظ رکھے، ہمیں اپنے سچے اولیاء کے زمرے میں شامل فرمائے،اور سب تعریفیں اسی رب العالمین کے لئے ہیں۔

☆☆☆

تمہید

برائے تفہیمِ اذکار

اذکار سے متعلق اس تمہید میں درج ذیل چار اہم مسائل بیان کئے گئے ہیں:

اول: اذکار کے آداب۔

دوم: اذکار کے اوقات۔

سوم: اذکار کی قضا۔

چہارم: ثابت شدہ ان تمام اذکار کا اہتمام لازم ہے یا نہیں؟۔

پہلا مسئلہ: دعاؤں کے آداب

1- اللہ کے لئے اخلاص: چونکہ اذکار دیگر عبادتوں کی طرح ایک عبادت ہیں، اور اخلاص عبادت کی نہایت اہم شرط ہے۔

2- اللہ اور اس کے رسول سے ماثور دعاؤں کی پوری پابندی، کیونکہ یہ نہایت مفید اور بہت ہی بلیغ ہیں۔ نیز قرآن پاک کے اذکار اور نبی ﷺ سے ماثور دعائیں اللہ

رحیم ورحمان کے خزانوں کی کنجیاں ہیں۔

3- ذکر کے وقت طہارت واجب تو نہیں البتہ مستحب ضرور ہے۔کیونکہ ایک مومن کی کامل ترین حالت یہ ہیکہ وہ پاک صاف ہو۔اور یہی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ رہاہے،اس کی دلیل مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے مروی وہ روایت ہے جس میں ہیکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حال میں سلام کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کررہے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب وضو مکمل کرنے کے بعد دیا اور فرمایا: «إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللهَ إِلَّا عَلَى طَهَارَةٍ» (مجھے سلام کا جواب دینے سے کسی چیز نے نہیں روکا سوائے اس کے کہ میں نے ناپسند کیا کہ میں اللہ کا ذکر بغیر وضو کے کروں)۔(بخاری: 4323)۔

4- اذکار پڑھتے وقت زبان کو حرکت دینا: کیونکہ یہ بات متفق علیہ ہے کہ پڑھنا زبان کا عمل ہے دل کا نہیں، لہذا ذکرالہی اور قرآن کی تلاوت کے وقت زبان کو حرکت دیناضروری ہے۔

5- ذکرالہی کے وقت آواز اتنی پست رکھنا کہ بس خود ہی سن سکے، اپنی آواز کسی اور کو سنانے کی کوشش نہ کرے، کیونکہ ارشاد ربانی ہے: ﴿ وَٱذْكُر رَّبَّكَ فِي

نَفۡسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ ٱلۡجَهۡرِ مِنَ ٱلۡقَوۡلِ بِٱلۡغُدُوِّ وَٱلۡأٓصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ ٱلۡغَٰفِلِينَ ﴿ (اور اے شخص! اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ صبح اور شام اور اہل غفلت میں سے مت ہونا)۔ (الاعراف:205)۔

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: پہلے کے مسلمان دعاؤں میں منہمک رہتے تھے اور ان کی کوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی، وہ اپنے اور رب کے بیچ پست آواز رکھتے تھے۔(تفسیر الطبری:247/10)۔

6- ذکر کے وقت استحضارِ قلب: اس طور پر کہ آدمی الفاظ و معانی سے آگاہ ہو، ان پر پورا یقین رکھے اور یہ حصول اجر کا زیادہ باعث ہے۔

سید الاستغفار ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: (جس نے اس استغفار پر یقین رکھتے ہوئے دل کی گہرائی سے اسے پڑھا، پھر شام ہونے سے پہلے اسی دن اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔ اور جس نے ان الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات کے وقت ان کو پڑھ لیا، پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہوگیا تو وہ جنتی ہے)۔ (بخاری:6306)۔ اور اس اجر کے حصول پر اس بات سے مدد ملتی ہے کہ آدمی سوچ

سمجھ کر اطمینان سے ذکر کرے اور بغیر حضورِ قلب کے عجلت میں اللہ تعالی کو یاد نہ کرے۔

ذکرِ الٰہی کے ساتھ کچھ لوگوں کا برتاؤ: بعض لوگ دعائیں جلدی جلدی پڑھ کر، اسے ایک بوجھ سمجھ کر اس سے جان چھڑانا چاہتے ہیں۔ بلکہ بعض تو اس پر فخر کرتے ہیں کہ میں نے ایک منٹ یا اس سے کم میں فلاں ذکر ختم کرلیا ہے، اسی لئے تو ایسے لوگ ذکر و دعا اور ان کے اثر و مال سے محروم رہتے ہیں۔

آپ ایسا بالکل مت کیجئے! بلکہ صبح و شام اور اپنی نمازوں کے بعد کے ان اذکار کو باعثِ لذت بنایئے، ان کی برکت و عظمت کا پاس رکھئے، انہیں بوجھ سمجھ کر ان سے جاں خلاصی کی کوشش مت کیجئے۔

7- خشوع و خضوع اور اللہ کے ادب کا لحاظ: اللہ پاک کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ﴾ (بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالی کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں)۔(الانفال:2)۔

اس اللہ رب العالمین کی عظمت کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے، وہی باعظمت رب ہے جو کسی چیز سے کہتا ہے کہ ہو جا (کن) تو وہ فورا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ آدمی کو اپنی کوتاہی، کمی اور غفلت کبھی فراموش نہیں کرنی چاہئے اور خوف و خشیت کے ساتھ برابر اللہ تعالی کو یاد کرتے رہنا چاہئے۔

8- صبح و شام جیسی اذکار کے وقت ہاتھ نہ اٹھانا: اس لئے کہ ایسا کرنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے اور بعض لوگ صبح و شام کے اذکار کے بعد اپنے بدن کا جو مسح کرتے ہیں اس بارے میں بھی کسی نص یا سنت سے کوئی دلیل وارد نہیں ہے۔

9-بلا کسی کمی بیشی کے نبی ﷺ سے وارد دعاؤں کے الفاظ کی پابندی: بالخصوص وہ دعائیں جو الفاظ، یا زمان و مکان سے مقید ہیں۔ کیونکہ ذکر عبادت ہے اور عبادت توقیفی ہے، ہاں وہ دعائیں اس سے مستثنی ہیں جن میں شریعت نے زیادہ کی گنجائش رکھی ہے۔

ابن ملقن رحمہ اللہ کہتے ہیں: شریعت نے جس صیغے میں جس لفظ کی ادائیگی کا ہمیں حکم دیا ہے اسے اسی لفظ میں بجالانا ضروری ہے، صرف اس کے معنی پر عمل جائز نہیں ہوگا۔ (الاعلام بفوائد عمدۃ الاحکام: 460/3)۔

اور یہ اس بارے میں نہایت اہم قاعدہ ہے کہ شریعت نے جس معین صیغے والفاظ میں ہمیں اللہ کی عبادت کا حکم دیا ہے،اس سے عدول نا کیا جائے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "جب تم بستر پر آنے کا ارادہ کرو تو ویسے وضو کرو جیسے نماز کے لئے کرتے ہو، پھر دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھو "اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ؛ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ». فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُهُنَّ: وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. قَالَ: «لَا، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ» (اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیری اطاعت میں دے دیا،اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا،اپنے معاملات تیرے حوالے کر دیئے، تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور تجھ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے، تیرے سوا کوئی پناہ گاہ یا نجات کی جگہ نہیں۔میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی کو تسلیم کیا جو تو نے مبعوث فرمایا۔اس کے بعد اگر تو مر جائے تو دین اسلام پر مرے گا،لہذا تم ان کلمات کو آخری بات بناؤ جنہیں اپنی زبان سے ادا کرو)۔

(راوی کہتے ہیں کہ) میں نے ان کلمات کو دہراتے وقت یوں کہہ دیا: میں تیرے اس رسول پر ایمان لایا جسے تونے بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں (انہیں اس طرح کہو)میں تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تونے مبعوث کیا۔" (بخاری:6311)۔

چنانچہ یہاں جب براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے "بنبیّک" کی جگہ "برسولِک" کہا تو نبی ﷺ نے انہیں اس تبدیلی کی اجازت نہیں دی، بلکہ ٹوک دیا، حالانکہ نبی ورسول کے معنی میں کوئی بہت فرق نہیں ہے۔

10-یہ اذکار انفرادی طور پر ادا کئے جائیں: کیونکہ باجماعت یا اجتماعی طور پر ان کا پڑھنا مشروع نہیں ہے۔ خواہ وہ مسجد ہو یا کچھ اور۔

11-نبی ﷺ سے وارد صحیح اذکار کی حرص اور جو آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے اس سے اجتناب۔

12-مسلسل بکثرت اللہ تعالی کا ذکر کرنا: کیونکہ یہی چیز تو ایمان داروں اور منافقوں کے بیچ فرق کرتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:﴿إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ

﴿يُخَٰدِعُونَ ٱللَّهَ وَهُوَ خَٰدِعُهُمۡ ...﴾ (بے شک منافق اللہ سے چالبازیاں کر رہے ہیں اور وہ انہیں اس چالبازی کا بدلہ دینے والا ہے اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں صرف لوگوں کو دکھاتے ہیں، اور یاد الہی تو یونہی سی برائے نام کرتے ہیں)۔ (النساء:142)۔

کثرتِ ذکر کا ضابطہ کیا ہے؟ ابن الصلاح رحمہ اللہ سے جب پوچھا گیا کہ وہ مقدار کیا ہے کہ جس کے کرنے پر آدمی اللہ کو بکثرت یاد کرنے والا یا یاد کرنے والی ہو جاتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر آدمی صبح و شام اور شب و روز کے مختلف اوقات میں ماثور دعاؤں کا برابر اہتمام کرتا ہے تو وہ "الذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات" میں شامل ہے۔(تنقیح القول الحثیث فی شرح لباب الحدیث: ص:97)۔

13-اللہ تعالی کو یاد کرنے والے کے تمام اعضاء کا برائیوں سے باز رہنا: کیونکہ ذکر الہی کا مقصد نفس کا تزکیہ، دل کی صفائی اور ضمیر کی بیداری ہے۔ارشاد ربانی ہے:﴿وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَۖ إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ تَنۡهَىٰ عَنِ ٱلۡفَحۡشَآءِ وَٱلۡمُنكَرِ...﴾۔ (اور نماز قائم کریں، یقینا نماز بے حیائی اور برائی سے

روکتی ہے، بیشک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے، تم جو کچھ کررہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے)۔ (العنکبوت:45)۔

دوسرا مسئلہ: ذکر کے اوقات

(الف)۔دن کے دونوں سروں (صبح وشام) کے اذکار کا وقت:

ان اذکار کے جس طرح الفاظ محدد ہیں اسی طرح اوقات بھی معین ہیں۔اور احادیث میں اس کی بہت سی دلیلیں آئی ہیں،انہیں میں سے ایک دلیل یہ حدیث بھی ہے جس میں نبیﷺ نے فرمایا: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي ...» (جس نے صبح کے وقت کہااور جس نے شام کے وقت کہا...)۔(مسلم:7019)۔

صبح وشام کے اوقات کی تحدید میں علماء کا اختلاف ہے اور یہ اختلاف اس لئے ہے کیونکہ اس کی تحدید میں کوئی نص وارد نہیں ہے، چنانچہ ان اذکار کو کب پڑھنا ہے اس میں بھی علماء کے مختلف اقوال ہیں۔

کچھ علماء کے نزدیک صبح کا وقت طلوع فجر صادق کے بعد شروع ہوتا ہے اور طلوع شمس کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے اور یہی اکثر علماء کا قول ہے،ان میں کچھ علماء کہتے

ہیں کہ وقتِ صبح، وقتِ چاشت کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔

اور شام کے بارے میں کچھ علماء کہتے ہیں کہ یہ وقت عصر کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور سورج ڈوبتے ہی ختم ہو جاتا ہے، جبکہ کچھ علماء کا خیال ہے کہ شام کا وقت ثلث لیل (رات کے تہائی حصہ) تک ہے، اور کچھ علماء تو یہ بھی کہتے ہیں کہ شام کے اذکار پڑھنے کا وقت مغرب کے بعد شروع ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں لگتی ہے۔ کیونکہ اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ ٱلشَّمْسِ وَقَبْلَ ٱلْغُرُوبِ﴾۔ (اور اپنے رب کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان کریں سورج نکلنے سے پہلے بھی اور سورج غروب ہونے سے پہلے بھی)۔ (ق: 39)۔

لہذا، سب سے مناسب بات یہ لگتی ہے کہ صبح کے اذکار کا وقت طلوعِ فجر سے طلوعِ شمس تک ہے، اگر اس دوران کوئی نہ پڑھ سکے تو چاشت کا وقت ختم ہونے تک پڑھ سکتا ہے، یعنی نماز ظہر سے تھوڑا سا پہلے تک۔ اور شام کے اذکار کا وقت عصر کے بعد سے مغرب تک ہے۔ (اسی کو ابن تیمیہ نے اپنی کتاب: الکلم الطیب: ص: 68، اور ابن القیم نے اپنی کتاب "الوابل الصیب" ص: 100 میں، اختیار کیا ہے۔ اور یہی امام نووی کا ظاہری قول ہے "ان کی کتاب "الاذکار" ص: 85 میں، اور اسی کو اللجنۃ الدائمۃ

للبحوث العلمیۃوالا فتاء بالسعودیہ نے اختیار کیاہے۔جیساکہ "فتاوی اللجنۃالدائمۃ"میں ہے:(178/24)۔

اورا گراس بیچ نہ پڑھ پائے تو ایک تہائی رات تک پڑھ سکتاہے۔(امام شوکانی نے اپنی کتاب "تحفۃ الذاکرین"95/1،اور ابن باز نے اپنی کتاب "فتاوی نور علی الدرب"ص:2097میں،اور ابن عثیمین نے اپنی کتاب "فتاوی نور علی الدرب"204/12میں اختیار کیاہے)۔

اور ہماری اس ترجیح کی دلیل یہ ہیکہ اللہ پاک نے قرآن میں "بکور"اور "عشی"میں ذکر پر ابھارا ہے۔اور"بکور"ابتداء صبح کو،جبکہ "عشی"عصر سے مغرب تک کے وقت کو کہتے ہیں۔ارشاد ربانی ہے:﴿ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِٱلْعَشِيِّ وَٱلْإِبْكَـٰرِ ﴾ (اور صبح و شام اپنے پروردگار کی تسبیح وحمد بیان کرتا رہ)۔ (المومن:55)۔یعنی ابتدائے شب اور ابتدائے نہار میں۔

امام سفارینی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جاننا چاہیئے کہ دن کے دونوں سروں میں بہت سی دعائیں ہیں،جن کی حکمت یہ ہیکہ دن کی ابتداءوانتہاءاللہ کی یاد سے ہو،جوکہ عبادت

کی اصل ہے،اور سعادت وعافیت کا ضامن ہے۔اور "طرفی النہار" سے مراد صبح سے طلوع شمس،اور عصر سے مغرب کے بیچ کا وقت ہے۔(غذاء الالباب شرح منظومۃ الآداب:392/3)۔

اللہ کے اس قول:﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ ٱلشَّمْسِ وَقَبْلَ ٱلْغُرُوبِ﴾ (اوراپنے رب کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان کریں سورج نکلنے سے پہلے بھی اور سورج غروب ہونے سے پہلے بھی)۔(ق:39)۔کے بارے میں علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت، اس حدیث«مَنْ قَالَ كَذَا وكذا حينَ يُصبِحُ وحينَ يُمْسِي ...» کی تفسیر بیان کررہی ہےاور مراد طلوع شمس سےپہلےاور غروب شمس سےپہلے کاوقت ہے۔نیزاس کا محل ہے: صبح سے طلوع شمس کے درمیان کا وقت اور عصر سے مغرب کے بیچ کاوقت۔ ارشاد ربانی ہے:﴿ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِٱلْعَشِيِّ وَٱلْإِبْكَٰرِ ﴾ (اور صبح شام اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتا رہ)۔(المومن:55)۔

"الابکار" سے مراد دن کا ابتدائی حصہ ہے اور "العشی" دن کا آخری وقت مراد ہے۔اوران دعاؤں کا محل صبح اور عصر کے بعد ہے۔(الوابل الصیب: ص:100)۔

اور جہاں رات کی تخصیص آئی ہے تو انہیں مغرب کے بعد سے طلوع فجر کے بیچ تک کبھی بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ صحیحین میں مرفوعا مروی ہے: «مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ؛ كَفَتَاهُ» (جس نے رات میں سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھیں تو یہ اس کے لئے کافی ہو نگی)۔ لہذا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ ہر دعا کو اس کے محدود وقت میں پڑھنے کی پوری کوشش کرے۔

علامہ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں: شام کا وقت وسیع ہے، نماز عصر کے بعد سے نماز عشاء تک ہے،اس پورے عرصے کو "مساء" کہتے ہیں۔آدمی دعا ابتداءِ وقت میں پڑھے یا آخری وقت میں سب برابر ہے۔البتہ جس دعا کی رات کے ساتھ تخصیص وارد ہے، جیسے آیۃ الکرسی کے بارے میں "من قرأها في ليلة" تو جن کی رات کے ساتھ قید آئی ہے انہیں رات میں پڑھیں گے اور جو دن کے ساتھ مقید ہیں انہیں دن میں پڑھیں گے۔(فتاوی نور علی الدرب:205/12)۔

(ب) نیند کی دعاؤں کا وقت

اس بارے میں دو مسئلے ہیں:

پہلا: کیا نیند کے اذکار رات کی نیند کے ساتھ خاص ہیں، یا کسی بھی ٹائم سوتے وقت پڑھی جائیں گی؟۔اس سلسلے میں علماء کے دو اقوال ہیں:

پہلا: یہ اذکار رات کی نیند کے ساتھ خاص ہیں۔

دوسرا: قول ہے کہ دن میں بھی سوتے وقت یہ دعائیں پڑھی جائیں گی۔

لیکن یہ بات زیادہ درست معلوم ہوتی ہے کہ نیند کے اذکار دراصل رات میں سوتے وقت کے لئے ہیں کیونکہ اس سلسلہ میں وارد احادیث رات کی نیند سے متعلق ہیں، جیسے اس روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: «إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ؛ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلاةِ ...» (جب تم اپنی خوابگاہ میں جاؤ تو پہلے نماز کا سا وضو کرو) یہاں "المضجع" سے مراد وہ جگہ ہے جو رات میں سونے کے لئے بنائی گئی ہو۔اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دوسری حدیث میں فرمایا: «فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ؛ مُتَّ وَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ» (اگر تم اس رات مر جاؤ تو فطرت اسلام پر مروگے)"۔

(بخاری:247)۔

جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ انہوں نے کہا: نبی ﷺ ہر رات جب بستر پر تشریف لاتے تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر ان پر پھونک مارتے اور ان پر (قل ہو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، اور قل اعوذ برب الناس) پڑھتے، ، پھر ان دونوں ہاتھوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔پہلے سرِ مبارک اور چہرہ انور پر، پھر باقی جسم پر پھیرتے۔اس طرح آپ ﷺ تین مرتبہ یہ عمل کرتے تھے۔"(بخاری:5017)۔

چنانچہ "ایواء الی الفراش" رات کی نیند میں ہوتا ہے، اہل عرب میں دن کے وقت سونے کے لئے کوئی ایک جگہ خاص نہیں ہوتی ہے۔آدمی کو جب اور جس طرح آرام ملے دن میں سولیتا ہے، اس کے لئے رات کی طرح کوئی جگہ خاص نہیں کرتا ہے، یہی لوگوں کا معمول تھا پھر "غرف النوم" کی اصطلاح ایجاد ہوئی۔

اور شیخ ابن باز وابن عثیمین رحمہا اللہ تعالی کا کہنا ہیکہ یہ دعائیں دن میں بھی سوتے وقت پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ایسی کوئی صریح دلیل نہیں ہے جس سے یہ طے ہو کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعائیں صرف رات میں سوتے وقت پڑھتے

تھے۔البتہ عام دعاؤں اور رات کے ساتھ مخصوص دعاؤں میں فرق کیا جائے گا،جو رات کے ساتھ خاص ہیں انہیں رات ہی میں پڑھیں گے اور جن کی تخصیص وارد نہیں ہے وہ عام ہیں خواہ رات کی نیند ہو یا دن کی۔

مسئلہ: جو شخص شروع شب میں سوجائے، پھر بیدار ہو یا کسی ضرورت کے تحت اٹھے اور پھر دوبارہ سونا چاہے تو کیا سونے کی دعائیں دوبارہ پڑھے گا۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: شروع شب میں جو پڑھ کر سویا ہے وہی کافی ہے،اگر دوبارہ پڑھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے،البتہ ایک بار پڑھ لینے ہی سے سنت پر عمل ہو جاتا ہے۔اور جن دعاؤں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے یہ بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ انہیں رات میں سوتے وقت پڑھتے تھے وہ رات کی نیند کے ساتھ خاص ہیں۔اور جن کے بارے میں کوئی تخصیص وارد نہیں ہے تو وہ عام ہیں۔ البتہ رات کے ساتھ مخصوص دعائیں رات میں سوتے وقت مسنون ہیں۔

(فتاوی نور علی الدرب: شریط نمبر 396،السوال رقم 17)۔

دوسرا مسئلہ: رات کی دعائیں کس وقت پڑھی جائیں گی؟

سنتِ نبویہ سے یہ ثابت ہیکہ رات میں نیند کی دعائیں بستر پر جانے کے بعد پڑھی جائیں گی۔ کیونکہ آپ ﷺ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا: "جب تم سونے کے لئے اپنے بستروں پر لیٹنے لگو تو چونتیس(34) مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس(33) مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس(33) مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو۔ یہ عمل تمہارے لئے کسی خادم سے بہتر ہے۔" (بخاری:3705)۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "جب تو بستر پر آنے کا ارادہ کرے تو وضو کر جیسے نماز کے لئے وضو کرتا ہے، پھر دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھ: (اللهم أسلمتُ وجهي إليك، وفوّضتُ أمري إليكَ، وألجأتُ ظهري إليكَ، رغبةً ورهبةً إليك، لا ملجأ ولا منجا منك إلا إليك، آمنتُ بكتابك الذي أنزلتَ، وبنبيك الذي أرسلتَ، فإن متّ، متّ على الفطرة)۔ (اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیری اطاعت میں دے دیا، اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا، اپنے معاملات تیرے حوالے کر دیئے، تیرے عذاب سے ڈرتے

ہوئے اور تجھ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے، تیرے سوا کوئی پناہ گاہ یا نجات کی جگہ نہیں۔میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تونے نازل کی اور تیرے نبی کو تسلیم کیا جو تونے مبعوث فرمایا۔"اس کے بعد اگر تو مر جائے تو دینِ اسلام پر مرے گا)۔(بخاری:6311)۔

چنانچہ "ثم اضطجع" میں کلمہ "ثم" ترتیب و تعقیب کا فائدہ دیتا ہے، لہذا رات کی دعائیں رات میں عین سونے سے پہلے پڑھی جائیں گی۔یہی سب سے مناسب مقام ہے۔بلکہ کسی ایسی روایت سے مجھے واقفیت نہیں ہے جس میں ان اذکار کو بستر نوم پر جانے سے پہلے پڑھنے کا ذکر ہو۔اور عبادات میں اصل توقیف ہے۔لہذا اس بنیاد پر کہہ سکتے ہیں کہ جو شخص ان اذکار کو بستر پر جانے سے پہلے پڑھے گا تو وہ اذکار النوم کی سنت کا عامل نہیں مانا جائے گا۔

(ج)۔نمازوں کے بعد کی دعاؤں کا وقت:

فرض نمازوں کے بعد نبی ﷺ سے ثابت دعاؤں کا پڑھنا سنت ہے، آدمی چاہے مسافر ہو یا مقیم، قضاء، کر رہا ہو یا ادا۔سب میں پابندی سے ان اذکار کا پڑھنا مسنون ہے اور بغیر فصل وفاصل کے نماز کے فورا بعد پڑھنا ہے کیونکہ اس

بارے میں وارد احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے اور اس باب میں ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث سب سے صریح ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے اور کہتے: "اللهم أنت السلام..." اخیر تک۔(مسلم:1334)۔

اس سے بہ صراحت معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے فوراً بعد یہ اذکار پڑھتے تھے۔خواہ مسجد میں ٹھہرنا ہو یا نکلنا ہو۔البتہ مقتدی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ امام کے قبلہ سے رخ پھیرنے اور مقتدیوں کی طرف چہرہ کرنے سے پہلے کھڑا ہو۔

اگر ان اذکار کو کوئی بلا عذر جان بوجھ کر ترک کر دیتا ہے، یا موخر کرتا ہے، یا نفل وغیرہ پڑھنے میں مشغول ہو جاتا ہے تو یہ سنت ساقط ہو جاتی ہے، کیونکہ اس کا محدد مشروع وقت نکل گیا۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق نمازی کو اپنی نماز کے فوراً بعد بنافاصل کے دعائیں پڑھنا چاہئے۔آپ ﷺ نمازوں کے بعد پابندی سے انہیں پڑھتے تھے، کسی اور عمل میں مشغول نہیں ہوتے، اگر کوئی عذر حائل ہو جاتا تو انہیں

موخر کر دیتے تھے۔اگر کوئی شخص ان ماثور دعاؤں کو بھول جاتا ہے، یا کسی اور عمل میں مشغول ہو جاتا ہے، پھر معمولی وقفے کے بعد پڑھ لیتا ہے تو ان شاءاللہ اسے پورا ثواب ملے گا۔اور اگر درمیان میں فاصلہ لمبا ہو جاتا ہے تو مکمل ثواب میں کمی آجائے گی اور مطلق ذکر کا ثواب پائے گا۔اور اس بارے میں لوگوں کے معمول کے مد نظر طویل یا مختصر وقفہ کا فیصلہ کیا جائے گا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: مذکورہ اذکار نماز سے فراغت کے بعد پڑھے جائیں گے اور اگر تھوڑی تاخیر ہو جاتی ہے، یا آدمی بھول جاتا ہے یا دوسرے اوراذکار جیسے آیۃ الکرسی وغیرہ میں مشغول ہو جاتا ہے تو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔(فتح الباری:328/2)۔

امام بہوتی رحمہ اللہ علیہ ابن نصراللہ کا قول نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: بظاہر ان کی مراد یہ ہے کہ نمازی بیٹھے بیٹھے یہ دعا پڑھے،اگر کھڑے ہونے کے بعد چلتے ہوئے پڑھ لیتا ہے تو بھی سنت کا ثواب پالیگا۔کیونکہ اس بارے میں کوئی پابندی وارد نہیں ہے۔اگر نمازی کسی دوسرے کام میں مشغول ہو گیا، پھر کم وقفہ کے ساتھ یاد آتے ہی پڑھ لے رہا ہے تو اس ذکر کا خاص ثواب پا جائے گا۔لیکن اگر جان بوجھ کر

ترک کیا ہے اور طویل وقفہ بھی گزر گیا تو دعا کے خالص اجر سے محروم ہو جائے گا، البتہ مطلق ذکر کا ثواب پائے گا۔(کشاف القناع: 49/3)۔

تنبیہ: بعض لوگ جو فرض نماز سے فارغ ہوتے ہی نفل نماز اور دعا وغیرہ میں مشغول ہو جاتے ہیں تو ان کا یہ عمل سنت کے خلاف ہے، بلکہ مشروع یہ ہے کہ پہلے اذکار پڑھیں، پھر نوافل ادا کریں، بعد ازیں جو دعا چاہیں کریں۔

تیسرا مسئلہ: اذکار کی قضا

اگر کوئی شخص اذکار کو ان کے وقت پر پڑھنا بھول جائے تو کیا بعد میں یاد آنے پر انہیں پڑھے گا؟

زیادہ مناسب یہ ہے (اللہ اعلم) کہ جو شخص کسی عذر کیوجہ سے اذکار نہ پڑھ سکے تو بعد میں ان کی قضا کرے گا، کیونکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ؛ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ» (جو اپنے وظیفہ سے کچھ چھوڑ کر سو گیا، پھر اسے نمازِ فجر و ظہر کے درمیان پڑھ لیا تو اسے رات

میں پڑھنے والے کی طرح ثواب ملے گا۔)" (مسلم:1745)۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اوراد واذکار کی پابندی مستحب ہے اور اگر یہ چھوٹ جائیں تو ان کی قضا کی جائے گی۔(شرح صحیح مسلم:27/6)۔

عظیم آبادی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اذکار کا رات میں پڑھنا مشروع ہے اسی طرح ان کی قضا بھی اگر نیند یا کسی عذر کی وجہ سے آدمی وقت پر نہ پڑھ سکے۔اور اگر کسی نے انہیں فجر سے ظہر کے درمیان پڑھ لیا تو وہ رات میں پڑھنے کا ثواب پا جائے گا۔اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز تہجد کی قضا بھی مستحب ہے اگر وہ رات کو نہ پڑھی جا سکی ہو۔(عون المعبود:198/4)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: بھولنے پر ان کی قضا کی جائے گی اور مجھے امید ہے کہ اس پر اللہ اجر دے گا۔(فتاوی فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین لمجلۃ الدعوۃ: العدد 1741، ص:36)۔

چوتھا مسئلہ: کیا تمام اذکار کا پڑھنا لازم ہے؟

اس مسئلہ کی دو قسمیں ہیں:

(ا)۔ کیا ان اذکار کو ایک ہی مجلس میں پڑھنا لازم ہے؟

صبح وشام کے اذکار کو ایک ہی مجلس میں پڑھنا ضروری نہیں ہے. آدمی چاہے تو انہیں ایک ساتھ پڑھے اور چاہے تو ان کے وقت میں الگ الگ پڑھے، البتہ اگر ایک ہی مجلس میں اس لئے پڑھ لیتا ہے کہ بھول نہ جائے یا کسی اور کام میں مشغول نہ ہو جائے تو یہ اس کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ نیز واضح رہے کہ اس بارے میں وسعت ہے۔

ہاں نیند کی دعائیں بستر پر جانے کے بعد ہی پڑھی جائیں گی، لہذا اگر کوئی شخص اپنے بستر پر جانے سے پہلے پڑھ لے تو یہ نیند کے اذکار کی سنت انجام دینے والا شمار نہیں کیا جائے گا۔

اور رہی بات نمازوں کے بعد کے اذکار کی تو اس میں اصل یہ ہیکہ فرض نمازوں کے فورا بعد ہی ایک وقت میں بغیر فاصلہ کے پڑھی جائیں۔ اور اگر طویل وقفہ ہو جارہا ہے یا آدمی کسی اور عمل میں مشغول ہو جارہا ہے تو یہ مستحب وقت نکل جانے

کیوجہ سے ساقط ہو جائے گا۔

(ب)۔کیا رسول اللہ ﷺ سے وارد تمام اذکار پڑھے جائیں گے یا بعض پر اکتفا کیا جائے گا؟

بہتر تو یہی ہے کہ محدود اوقات کے تمام مخصوص اذکار پڑھے جائیں لیکن اگر آدمی سب اذکار نہیں پڑھ سکتا ہے تو ان میں سے بعض ہی پڑھ لے کیونکہ دعائیں ایک دوسرے سے مرتبط نہیں ہیں، سب کی اپنی اپنی صفت اور مخصوص فضیلت ہے۔ وہ باہم وقت محدد سے مربوط ہیں، اب ان میں سے جو دعا پڑھی جائے گی اس سے متعلق فضل وثواب حاصل ہوگا، پس اس دعا کا اثر و نتیجہ اس کے مجموعہ سے مشروط نہیں ہے۔

ایک تنبیہ:

بعض لوگ یا تو مکمل اذکار کا اہتمام کریں گے یا پھر کچھ نہیں پڑھیں گے۔ حالانکہ یہ غلط ہے، اس کی نہ کوئی دلیل ہے اور نہ ہی سلف میں سے ایسا کسی سے منقول ہے۔ صبح وشام پڑھی جانے والی دعاؤں سے متعلق امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: معلوم ہونا چاہئے کہ یہ باب بہت وسیع ہے، قرآن میں اس سے زیادہ وسیع باب

نہیں ہے، ان شاء اللہ میں انہیں مختصراذکر کروں گا، چنانچہ جسے اللہ تعالی ان سب کو پڑھنے کی توفیق دے تو اس پر اللہ کا بہت بڑا فضل واحسان ہے اور جو شخص ان سب کو نہ پڑھ سکے تو ان میں جو چاہے اختصار کے ساتھ پڑھ لے بھلے وہ ایک ہی دعا کیوں نہ ہو۔(الاذکار:ص:85)۔

صبح وشام کے اذکار

صبح کے اذکار:

۱-قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿قُلۡ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ۝١ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ۝٢ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُولَدۡ ۝٣ وَلَمۡ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدُۢ ۝٤﴾

(آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے)۔ (الاخلاص:1-3)۔ اسے تین مرتبہ پڑھنا ہے،اور ایک دفعہ بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے: ﴿قُلۡ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلۡفَلَقِ ۝١ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝٣ وَمِن شَرِّ ٱلنَّفَّٰثَٰتِ فِي ٱلۡعُقَدِ ۝٤ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝٥﴾

(آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے)۔ (الفلق:1-5)۔

اسے تین مرتبہ پڑھنا ہے،اور ایک بار بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:﴿قُلۡ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ ۝١ مَلِكِ ٱلنَّاسِ ۝٢ إِلَٰهِ ٱلنَّاسِ ۝٣ مِن شَرِّ ٱلۡوَسۡوَاسِ ٱلۡخَنَّاسِ ۝٤ ٱلَّذِي يُوَسۡوِسُ فِي صُدُورِ ٱلنَّاسِ ۝٥ مِنَ ٱلۡجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ ۝٦﴾

(آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔لوگوں کے مالک کی (اور)لوگوں کے معبود کی (پناہ میں) وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔(خواہ)وہ جن میں سے ہو یا انسان میں سے)۔ (الناس:1-6)۔

اسے بھی تین مرتبہ پڑھنا ہے،اور ایک مرتبہ پر بھی اکتفا کیا جا سکتا ہے۔

معاذ بن عبد اللہ بن خبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ،آپ ﷺ نے فرمایا:"(قل ہو اللہ احد،اور معوذتین) صبح تین بار پڑھ لو،تو یہ ہر چیز سے تمہارے لئے کافی ہو جائے گی۔" (ابوداؤد:5082)۔

2-ارشادِ ربانی ہے: ﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَيُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا
تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ
مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ
كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ
ٱلْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾ ﴾

(اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمان کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے)۔ (البقرہ:255)۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے صبح کے وقت آیۃ الکرسی پڑھی تو اس کی برکت سے شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی"(ترمذی:2879)۔ایک مرتبہ۔

3- «بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الأَرْضِ وَلا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ»، (تین مرتبہ)

(اللہ کے نام سے۔وہ ذات کہ اس کے نام سے کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان میں، نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سنتا ہے اور خوب جانتا ہے)۔سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ: "جس نے صبح کے وقت تین بار یہ دعا پڑھ لی اسے شام تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔"(ابوداؤد:5088)۔

4- «سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ» (تین مرتبہ)۔

(یعنی میں اللہ کی خوبیوں کے ساتھ اس کی مخلوقات کے شمار کے برابر اس کی

پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی رضامندی اور خوشی کے برابر اور اس کے عرش کے تول کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر (یعنی بے انتہا اس لئے کہ اللہ کے کلموں کی کوئی حد نہیں سارا سمندر اگر سیاہی ہو وہ ختم ہو جاوے اور اللہ کے کلمے تمام نہ ہوں)۔

ام المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صبح سویرے ان کے پاس سے نکلے جب آپ نے صبح کی نماز پڑھی وہ اپنی نماز کی جگہ میں تھیں پھر آپ چاشت کے وقت لوٹے دیکھا تو وہ وہیں بیٹھی ہیں آپ نے فرمایا: تم اسی حال میں رہیں جب سے میں نے تمہیں چھوڑا ہے؟ جویریہ نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: "میں نے تمہارے بعد چار کلمے کہے اگر وہ تولے جائیں ان کلموں کے ساتھ جو تو نے آج اب تک کہے ہیں تو یہ بھاری پڑ جائیں گے۔(مسلم:6913)۔

5- «رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا» (تین مرتبہ)۔(میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں)۔

نبی ﷺ کے خادم حضرت ابو سلام سے روایت ہے کہ آپ ﷺ

نے فرمایا: "جو مسلمان، یا جو انسان، یا جو بندہ صبح کے وقت یوں کہتا ہے۔ تو اللہ تعالی قیامت کے دن اسے لازمی طور پر راضی کرے گا۔" (ابن ماجہ: 3870)۔

6- «اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ، وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ» (اے اللہ! میں نے شام کی، اس حال میں کہ میں تجھے گواہ بناتا ہوں، اور عرش اٹھانے والے فرشتوں اور سبھی فرشتوں اور تیری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ توہی اللہ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود بر حق نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی ساجھیدار نہیں اور یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھ لے، تو اللہ تعالی اس کا چوتھائی حصہ آگ سے آزاد فرمادے گا۔ اور جو شخص اسے دو بار پڑھے، اللہ اس کا آدھا حصہ آگ سے آزاد کردے گا۔ اور جو شخص اسے تین بار پڑھے، اللہ تعالی اس کا تین چوتھائی آگ سے آزاد کردے گا۔ اور جو شخص چار بار پڑھے، تو اللہ تعالی اسے (کامل طور پر) آگ سے آزاد فرمادے گا۔ (ابوداؤد: 5069)۔ ایک یا دو یا پھر تین مرتبہ۔ اور چار مرتبہ پڑھنا

کامل درجہ ہے۔

7-«حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ» (سات مرتبہ)۔

(حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت سات مرتبہ اسے پڑھ لیا تو اللہ تعالی اس کی پریشانیوں میں اس کی کفایت فرمائے گا خواہ اس نے سچے دل سے یہ کلمہ کہا ہو یا جھوٹے دل سے)۔ (ابوداؤد: 5081)۔

8- «اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي؛ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ» (ایک مرتبہ)۔

(اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں۔ میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد وپیمان پر کار

بند ہوں۔میں ان بری حرکتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو میں نے کی ہیں۔جو تیری نعمتیں ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔میری مغفرت کردے۔بلاشبہ تیرے سوا کوئی بھی گناہ معاف کرنے والا نہیں۔ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اس استغفار پر یقین رکھتے ہوئے دل کی گہرائی سے اسے پڑھا، صبح کے وقت پھر شام ہونے سے پہلے اور اس کا اسی دن انتقال ہوگیا تو وہ جنتی ہے)۔ "(بخاری:6306)۔

9-«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ» (ایک مرتبہ)۔

(اے اللہ میں کفر اور محتاجی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔یا اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔ (ابوداؤد:5090)۔

10-«أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، وَعَلَى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى مِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ» (ایک مرتبہ)۔

(ہم نے صبح کی ہے، فطرتِ اسلام، کلمہ اخلاص، اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر، جو خالص مسلمان تھے، شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے)۔ (نسائی فی السنن الکبری:9745)۔

11-«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي» (ایک مرتبہ)۔

(اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں ہر طرح کے آرام اور راحت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور عافیت کا طلب گار ہوں اپنے دین ودنیا میں اور اپنے اہل ومال میں۔ اے اللہ! میرے عیب چھپا دے۔ مجھے میرے اندیشوں اور خطرات سے امن عنایت فرما۔ یااللہ! میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما۔ اور میں تیری عظمت کے ذریعے سے اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نیچے کی طرف سے ہلاک کر دیا جاؤں)۔ (ابوداؤد:5074)۔

12-«يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ، أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ» (ابن ماجہ:3868)۔ (ایک مرتبہ)۔

(اے ہمیشہ رہنے والے، ہر چیز کو قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے وسیلہ سے فریاد کرتا ہوں، کہ تو میرے تمام معاملات درست فرمادے، تو پل بھر کے لئے بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر)۔

13-«اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ» (ایک مرتبہ)۔

(اے اللہ! ہم نے تیری توفیق سے صبح کی اور تیری عنایت سے شام کی، اور تیری قدرت سے ہم زندہ ہیں اور تیری قدرت سے ہی مریں گے، اور تیری طرف ہی واپس جانا ہے)۔ (ابن ماجہ:3868)۔

14-«اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ؛ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ» (ایک مرتبہ)۔

(اے اللہ! مجھے جو بھی نعمت حاصل ہے وہ تیرے اکیلے ہی کی طرف سے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ پس تیری ہی حمد ہے اور تیرا ہی شکر ہے)۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھ لی، تو اس نے اپنے اس دن کا شکر ادا کر لیا۔(ابو داؤد: 5073)۔

15-«أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ» (ایک مرتبہ)۔

(ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک (کائنات) نے صبح کی، اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے، تعریف اسی کی ہے، اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اے میرے رب! میں تجھ سے اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو اس دن میں ہے، اور اس خیر کا بھی جو اس کے بعد ہے، اور اس شر سے پناہ چاہتا ہوں جو اس دن میں ہے اور اس شر سے بھی جو اس کے بعد ہے۔ اے میرے رب! میں سستی، غرور (یا بڑھاپے) یا کفر کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں دوزخ اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔

(مسلم:7083:ابوداؤد:5071)۔

16-«اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ»

(ایک مرتبہ)۔

(اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، کھلی چھپی سب کے جاننے والے! کوئی معبود برحق نہیں مگر تو، تو ہر چیز کا رب ہے اس کا مالک ہے۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے فساد سے اور شراکت سے اور اس سے کہ کماؤں میں اپنے اوپر برائی یا کھینچ لے جاؤں اس کو کسی مسلم کی طرف)۔

(ابوداؤد:5067)۔

17-«سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ» سو یا اس سے زائد مرتبہ، کیونکہ شریعت نے اس کا حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص صبح کو یہ دعا سو بار کہے قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عمل لے کر نہ آئے گا مگر جو اتنا ہی یا اس سے زیادہ کہے۔" (مسلم:6843)۔

18-«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» (دس مرتبہ)۔

(جو شخص صبح کو نماز فجر کے بعد یہ دعا پڑھے، تو اس کو اتنا ثواب ہو گا جیسے چار گردن (غلام) آزاد کئے اور دس نیکیاں اس کی لکھی جائیں گی اور دس برائیاں اس کی مٹادی جائیں گی اور اس کے دس درجات بلند کئے جائیں گے اور شیطان سے اس کو بچاؤ رہے گا شام تک، اور جب اس دعا کو مغرب کے بعد پڑھے گا تو اسی کے جیسا ہو گا)۔ (مسلم:6842)۔

19-«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» سو یا اس سے زائد مرتبہ، کیونکہ شریعت نے اس کا حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص یہ دعا ایک دن میں سو بار پڑھے گا، تو اس کو اتنا ثواب ہو گا جیسے دس گردن (غلام) آزاد کئے اور سو نیکیاں اس کی لکھی جائیں گی اور سو برائیاں مٹادی جائیں گی اور شیطان سے اس کو بچاؤ رہے گا دن بھر شام تک اور کوئی شخص اس دن اس سے بہتر عمل نہ لائے گا مگر جو اس سے زیادہ عمل کرے (یعنی یہی تسبیح سو سے زیادہ بار پڑھے یا اور اعمال خیر زیادہ کرے)۔(مسلم:6842)۔

شام کے اذکار:

ا-قَالَ تَعَالَیٰ: ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ۝١ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ۝٤﴾

(آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالی ایک (ہی) ہے۔اللہ تعالی بے نیاز ہے۔نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے)۔ (الاخلاص:1-3)۔اسے تین مرتبہ پڑھنا ہے،اور ایک دفعہ بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ۝١ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝٣ وَمِن شَرِّ ٱلنَّفَّٰثَٰتِ فِي ٱلْعُقَدِ ۝٤ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝٥﴾

(آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے)۔ (الفلق:1-5)۔اسے تین مرتبہ پڑھنا ہے اور ایک بار بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:﴿قُلۡ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ ۝١ مَلِكِ ٱلنَّاسِ ۝٢ إِلَٰهِ ٱلنَّاسِ ۝٣ مِن شَرِّ ٱلۡوَسۡوَاسِ ٱلۡخَنَّاسِ ۝٤ ٱلَّذِي يُوَسۡوِسُ فِي صُدُورِ ٱلنَّاسِ ۝٥ مِنَ ٱلۡجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ ۝٦﴾

(آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔لوگوں کے مالک کی (اور)لوگوں کے معبود کی (پناہ میں)وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔(خواہ)وہ جن میں سے ہو یاانسان میں سے)۔ (الناس:1-6)۔

معاذ بن عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ: آپ ﷺ نے فرمایا:" کہو(قل ہو اللہ احد،اور معوذ تین،یعنی (قل اعوذ برب الفلق،اور قل اعوذ برب الناس)شام میں تین بار یہ کہہ لو،تو ہر چیز سے تمہاری کفایت ہو جائے گی۔" (ابوداؤد:5082)۔اسے بھی تین مرتبہ پڑھنا ہے اور ایک مرتبہ پر بھی اکتفا کیا جا سکتا ہے۔

2-ارشاد ربانی ہے:﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلۡحَيُّ ٱلۡقَيُّومُۚ لَا تَأۡخُذُهُۥ سِنَةٞ وَلَا نَوۡمٞۚ لَّهُۥ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِۗ

مَن ذَا ٱلَّذِى يَشۡفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذۡنِهِۦۚ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ أَيۡدِيهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَۚ وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفۡظُهُمَاۚ وَهُوَ ٱلۡعَلِىُّ ٱلۡعَظِيمُ ﴿

(اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کو تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمان کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے تھکتا ہے نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے)۔ (البقرہ:255)۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس نے شام کے وقت آیۃ الکرسی پڑھی تو اس کی برکت سے صبح تک اس کی حفاظت کی

جائے گی"(ترمذی:2879)۔ (ایک مرتبہ)۔

3-«بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» (اللہ کے نام سے .... وہ ذات کہ اس کے نام سے کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان میں، نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سنتا ہے اور خوب جانتا ہے)۔سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: "جس نے (شام کو) تین بار یہ دعا پڑھ لی، اسے صبح تک کوئی ناگہانی مصیبت نہیں آئے گی۔"(ابوداؤد:5088)۔ تین مرتبہ۔

4-«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ» (میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اللہ نے پیدا کیا ہے)۔(ایک یا تین مرتبہ)۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر تو شام کو یہ دعا پڑھ لیتا تو تجھے کوئی چیز نقصان نہ پہنچاتی۔(مسلم:6880)۔

5-«رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا» (تین

مرتبہ)۔(میں اللہ کے رب ہونے پر،اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں)۔نبی ﷺ کے خادم حضرت ابو سلام سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:"جو مسلمان،یا جو انسان،یا جو بندہ شام کے وقت یوں کہتا ہے۔تو اللہ تعالی قیامت کے دن اسے لازمی طور پر راضی کرے گا۔"(ابن ماجہ:3870)۔

6-«اللَّهُمَّ إِنِّي أَمْسَيْتُ أُشْهِدُكَ، وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيعَ خَلْقِكَ، أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ» - (یہ دعاایک یادویا پھر تین مرتبہ،اور چار مرتبہ پڑھنا کامل درجہ ہے)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جو شخص شام کے وقت یہ دعا پڑھ لے،تو اللہ تعالی اس کا چوتھائی حصہ آگ سے آزاد فرمادے گا۔اور جو اسے دو بار پڑھے،تو اللہ اس کا آدھا حصہ آگ سے آزاد کر دے گا۔اور جو شخص اسے تین بار پڑھے،تو اللہ تعالی اس کا تین چوتھائی آگ سے آزاد کر دے گا۔اور جو شخص چار بار پڑھے،تو اللہ تعالی اسے (کامل طور پر) آگ سے آزاد فرمادے گا۔(ابوداؤد:5069)۔

7-«حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ» (سات مرتبہ)۔

(اللہ میرے لئے کافی ہے، میرا بھروسہ اسی پر ہے اور وہ عرشِ عظیم کا رب ہے)۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ جس نے شام کے وقت سات بار یہ کہہ لیا تو اللہ تعالی اس کی پریشانیوں میں اس کی کفایت فرمائے گا خواہ اس نے سچے دل سے یہ کلمہ کہا ہو یا جھوٹے دل سے۔(ابوداؤد: 5081)۔

8-«اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي؛ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ» (ایک مرتبہ)۔

(اے اللہ ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں۔ میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد وپیمان پر کار بند ہوں۔ میں ان بری حرکتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو میں نے کی ہیں۔ جو تیری نعمتیں ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا

ہوں۔میری مغفرت کردے۔بلاشبہ تیرے سوا کوئی بھی گناہ معاف کرنے والا نہیں)۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:"جس نے ان الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات کے وقت ان کو پڑھ لیا،پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہوگیا تو وہ جنتی ہے۔"(بخاری:6306)۔

9-«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ» (ایک مرتبہ)۔

(اے اللہ میں کفر اور محتاجی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔یا اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔(ابوداؤد:5090)۔

10-«أَمْسَيْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، وَعَلَى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى مِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ» (ایک مرتبہ)۔

(ہم نے صبح کی ہے،فطرتِ اسلام،کلمہ اخلاص،اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کے دین اور اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر، جو خالص مسلمان تھے، شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے)۔(نسائی فی السنن الکبری:9745)۔

11-«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي» (ایک مرتبہ)۔

(اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں ہر طرح کے آرام اور راحت کا سوال کرتا ہوں۔اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور عافیت کا طلب گار ہوں اپنے دین ودنیا میں اور اپنے اہل ومال میں۔اے اللہ! میرے عیب چھپا دے۔مجھے میرے اندیشوں اور خطرات سے امن عنایت فرما۔یا اللہ! میرے آگے،میرے پیچھے،میرے دائیں،میرے بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما۔اور میں تیری عظمت کے ذریعے اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نیچے کی طرف سے ہلاک کردیا جاؤں)۔(ابوداؤد:5074)۔

12-«يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ، أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ» (ایک مرتبہ)۔

(اے ہمیشہ رہنے والے، ہر چیز کو قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے وسیلہ سے فریاد کرتا ہوں، کہ تو میرے تمام معاملات درست فرمادے، تو پل بھر کے لئے بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر)۔

13-«اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ» (ایک مرتبہ)۔

(اے اللہ! ہم نے تیری توفیق سے صبح کی اور تیری عنایت سے شام کی، اور تیری قدرت سے ہم زندہ ہیں اور تیری قدرت سے ہی مریں گے، اور تیری طرف ہی واپس جانا ہے)۔(ابن ماجہ:3868)۔

14-«اللَّهُمَّ مَا أَمْسَى بِي مِنْ نِعْمَةٍ؛ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ» (ایک مرتبہ)۔

(اے اللہ! مجھے جو بھی نعمت حاصل ہے وہ تیرے اکیلے ہی کی طرف سے

ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ پس تیری ہی حمد ہے اور تیرا ہی شکر ہے)۔ جس نے شام کے وقت یہ دعا پڑھ لی، تو اس نے اپنی اس رات کا شکر ادا کر لیا۔(ابوداؤد: 5073)۔

15-«أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ» (ایک مرتبہ)۔

(ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک (کائنات) نے صبح کی، اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے، تعریف اسی کی ہے، اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اے میرے رب! میں تجھ سے اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو اس دن میں ہے، اور اس خیر کا بھی جو اس کے بعد ہے، اور اس شر سے پناہ چاہتا ہوں جو اس دن میں ہے اور اس شر سے بھی جو اس کے بعد ہے۔ اے میرے رب! میں سستی، غرور (یا بڑھاپے) یا کفر کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں دوزخ اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا

ہوں)۔(مسلم:7083:ابوداؤد:5071)۔

16-«اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ (وَشَرَكِهِ)، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ» (ایک مرتبہ)۔

(اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! چھپی کھلی کے جاننے والے! کوئی معبود برحق نہیں مگر تو، تو ہر چیز کا رب اور اس کا مالک ہے میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے فساد سے اور اس کی شراکت سے اور اس سے کہ کماؤں میں اپنے اوپر برائی یا کھینچ لے جاؤں اس کو کسی مسلم کی طرف)۔ (ابوداؤد:5067)۔

17-«سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ» (سو یا اس سے زائد مرتبہ، کیونکہ شریعت نے اس کی اجازت دی ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص شام کو یہ دعا سو بار کہے قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عمل لے کر نہ آئے گا مگر جو اتنا ہی یا اس سے زیادہ کہے۔" (مسلم:6843)۔

رات یعنی مغرب سے طلوع فجر کے اذکار

1-ارشاد ربانی ہے:﴿ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيۡهِ مِن رَّبِّهِۦ وَٱلۡمُؤۡمِنُونَۚ كُلٌّ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ أَحَدٖ مِّن رُّسُلِهِۦۚ وَقَالُواْ سَمِعۡنَا وَأَطَعۡنَاۖ غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيۡكَ ٱلۡمَصِيرُ ۝٢٨٥ لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفۡسًا إِلَّا وُسۡعَهَاۚ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا مَا ٱكۡتَسَبَتۡۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَآ إِن نَّسِينَآ أَوۡ أَخۡطَأۡنَاۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ إِصۡرٗا كَمَا حَمَلۡتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِنَاۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦۖ وَٱعۡفُ عَنَّا وَٱغۡفِرۡ لَنَا وَٱرۡحَمۡنَآۚ أَنتَ مَوۡلَىٰنَا فَٱنصُرۡنَا عَلَى ٱلۡقَوۡمِ ٱلۡكَٰفِرِينَ ۝٢٨٦﴾۔(ایک مرتبہ)۔

(رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالی کی جانب سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے، یہ سب اللہ تعالی اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے،اس کے رسولوں میں سے کسی میں

ہم تفریق نہیں کرتے،انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی،ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب !اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے،اللہ تعالی کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا،جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لئے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے،اے ہمارے رب !اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا،اے ہمارے رب ! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا،اے ہمارے رب ! ہم سے در گزر فرما !اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر!تو ہی ہمارا مالک ہے،ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما)۔(البقرہ:285-286)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"سورہ بقرہ کی آخری ان دو آیات کو،جو کوئی رات میں پڑھے تو یہ اس کے لئے کافی ہیں۔"(بخاری:4008)۔

2۔ارشاد ربانی ہے:﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ۝١ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ۝٤﴾

(ایک یا دو یا پھر تین مرتبہ)۔

(آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالی ایک (ہی) ہے۔اللہ تعالی بے نیاز ہے۔نہ اس

سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے)۔

(الاخلاص: 1-3)۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: "کیا تم میں سے کسی کے لئے یہ ممکن ہے کہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ایک رات میں پڑھا کرے؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ عمل گراں معلوم ہوا، انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: "(قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ) قرآن مجید کا ایک تہائی حصہ ہے۔" (بخاری: 5015)۔ (دس مرتبہ)۔

3-«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» "جو شخص صبح کو نماز فجر کے بعد یہ دعا پڑھے، تو اس کو اتنا ثواب ہو گا جیسے اس نے چار گردن (غلام) آزاد کئے ہوں اور دس نیکیاں اس کی لکھی جائیں گی اور دس برائیاں اس کی مٹا دی جائیں گی اور اس کے دس درجات بلند کئے جائیں گے اور شام تک شیطان سے اس کو بچاؤ رہے گا، اور جب اس دعا کو مغرب کے بعد پڑھے گا تو اسی کے جیسا (صبح تک) ہو گا"۔ (مسلم: 6842)۔

سوتے وقت کے اذکار

1-ارشاد ربانی ہے:﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلۡحَيُّ ٱلۡقَيُّومُۚ لَا تَأۡخُذُهُۥ سِنَةٞ وَلَا نَوۡمٞۚ لَّهُۥ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِۗ مَن ذَا ٱلَّذِي يَشۡفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذۡنِهِۦۚ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ أَيۡدِيهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيۡءٖ مِّنۡ عِلۡمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَۚ وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفۡظُهُمَاۚ وَهُوَ ٱلۡعَلِيُّ ٱلۡعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾ ﴾ (ایک مرتبہ)۔

(اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کو تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمان کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت

بڑا ہے)۔(البقرہ:255)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اپنے بستر پر آنے کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، یہ کام کرنے سے اللہ کی طرف سے تمہارے لئے ایک نگراں مقرر ہو جائے گا جو تمہاری حفاظت کرے گا اور صبح تک شیطان بھی تمہارے پاس نہیں پھٹکے گا۔"(بخاری:2311)۔

2-اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے سورہ الاخلاص (قل ہو اللہ احد)، اور معوذتین (قل اعوذ برالناس، اور قل اعوذ برالفلق) پڑھے، پھر ان میں پھونک مارے۔

قَالَ تَعَالَىٰ: ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ۝١ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ۝٤﴾ (آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالی ایک (ہی) ہے۔اللہ تعالی بے نیاز ہے۔نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے)۔(الاخلاص:1-3)۔

ارشاد ربانی ہے: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ۝١ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝٣ وَمِن شَرِّ

ٱلنَّفَّٰثَٰتِ فِي ٱلۡعُقَدِ ٤ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ٥﴾

(آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے)۔(الفلق:1-5)۔

ارشاد ربانی ہے:﴿قُلۡ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ ١ مَلِكِ ٱلنَّاسِ ٢ إِلَٰهِ ٱلنَّاسِ ٣ مِن شَرِّ ٱلۡوَسۡوَاسِ ٱلۡخَنَّاسِ ٤ ٱلَّذِي يُوَسۡوِسُ فِي صُدُورِ ٱلنَّاسِ ٥ مِنَ ٱلۡجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ ٦﴾ (تین مرتبہ)۔

(آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔ لوگوں کے مالک کی (اور)لوگوں کے معبود کی(پناہ میں) وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے)۔(خواہ)وہ جن میں سے ہو یاانسان میں سے)۔(الناس:1-6)۔

پھر ان دونوں ہاتھوں کو جہاں تک ممکن ہواپنے جسم پر پھیرے،پہلے سر مبارک اور چہرہ پرہاتھ پھیرے،پھر باقی جسم پر۔(بخاری:5017)۔

3-«اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ» (تین مرتبہ)۔ (اے اللہ! جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا)۔(ابوداؤد:5045)۔

4-«بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا» (ایک مرتبہ)۔

(تیرے ہی نام کے ساتھ میں سوتا اور جاگتا ہوں)۔ (بخاری:6312)۔

5-«بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ» (ایک مرتبہ)۔

(اے میرے رب! تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیری قوت سے میں اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری جان روک لی تو اس پر رحم کرنا اور اگر اسے چھوڑ دیا تو اس کی حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے نیک لوگوں کی حفاظت کرتا ہے)۔ (بخاری:6320)۔

6-«اللَّهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

الْعَافِيَةَ» (ایک مرتبہ)۔

(یااللہ تونے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی مارے گا اور تیرے لئے ہی لئے جینا اور مرنا ہے اگر تو جلادے اس کو تو اپنی حفاظت میں رکھ اور جو مارے تو بخش دے اس کو یااللہ میں تندرستی چاہتا ہوں تجھ سے)۔(مسلم:6888)۔

7-«الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا، وَسَقَانَا، وَكَفَانَا، وَآوَانَا؛ فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ» (ایک مرتبہ)۔ (شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور کافی ہوا ہمارے لئے اور ٹھکانا دیا ہم کو کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے لئے نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی ٹھکانا ہے)۔(مسلم:6894)۔

8-«اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ (وَشَرَكِهِ)، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ» (ایک مرتبہ)۔

(اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! جاننے والے چھپی اور کھلی

کے! کوئی معبود برحق نہیں مگر تو، تو ہر چیز کا رب اور مالک ہے میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے فساد سے و شراکت سے اور اس سے کہ کماؤں میں اپنے اوپر برائی یا کھینچ لے جاؤں اس کو کسی مسلم کی طرف)۔ (ابوداؤد:5067)۔

9- (سبحان الله (٣٣)مرة، الحمد لله(٣٣)مرة، الله أكبر(٣٤)مرة)-

33 بار سبحان اللہ اور 33 بار الحمد للہ اور 34 بار اللہ اکبر۔ یہ ذکر بدن کو مضبوط کریگا اور پڑھنے والے کے لئے غلام لونڈی سے بہتر ہوگا۔(بخاری:5361)۔

10-﴿قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْكَٰفِرُونَ ۝١ لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝٢ وَلَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ۝٣ وَلَآ أَنَا۠ عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ۝٤ وَلَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ۝٥ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِىَ دِينِ ۝٦﴾۔ (ایک مرتبہ)۔

(آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو! نہ میں عبادت کرتا ہوں اس کی جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ نہ تم عبادت کرنے والے ہو اس کی جس کی میں عبادت کرتا

ہوں۔اور نہ میں عبادت کروں گا جسکی تم عبادت کرتے ہو۔اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کررہا ہوں۔تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے)۔(الکافرون:1-6)۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"قل یا ایہاالکافرون، پڑھو اور اسی پر اپنی بات چیت ختم کرکے سوجاؤ۔بے شک اس میں شرک سے براءت کااظہار ہے۔"(ابوداؤد:5055)۔

11-«اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ؛ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ» (ایک مرتبہ)۔

(اے اللہ !میں نے اپنے آپ کو تیری اطاعت میں دے دیا،اپنا سب کچھ تیرے سپرد کردیا،اپنے معاملات تیرے حوالے کردیئے،تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور تجھ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے،تیرے سوا کوئی پناہ گاہ یا نجات کی جگہ نہیں۔میں تیری کتاب پرایمان لایاجو تونے نازل کی اور تیرے نبی کو تسلیم کیاجو تونے مبعوث کیا)۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"اس کے بعد اگر تو مر جائے تو دین اسلام پر مرے

گا،لہذا تم ان کلمات کو آخری بات بناؤ جنہیں اپنی زبان سے ادا کرو"۔ (بخاری:6311)۔

رات میں نیند سے متنبہ ہونے اور کروٹ لینے کے بعد کی دعائیں

1-«لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، وسُبْحَانَ اللهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، و اللهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا باللهِ» (ایک مرتبہ)۔ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،وہ اکیلا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں۔بادشاہت اسی کی ہے۔اور تمام تعریفات اسی کی ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔اللہ وہ سب سے بڑا ہے۔نیکی کرنے کی اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ ہی کی توفیق سے ہے)۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"جس نے اس دعا کے بعد یہ دعا پڑھی۔(اللھم اغفرلی)۔اے اللہ! مجھے معاف فرمادے۔"یا کوئی اور دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اگر وضو کرکے نماز پڑھے تو اس کی نماز بھی قبول ہوتی ہے۔"(بخاری:1154)۔

2-«اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ،

وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ؛ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ؛ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ؛ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ» (ایک مرتبہ)۔

(اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے، تو ہی آسمانوں اور زمین کو روشن کرنے والا ہے، تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کو کنٹرول کرنے والا ہے۔ سب تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ تو آسمانوں کا، زمین کا، اور جو کچھ ان میں ہے سب کا رب ہے۔ تو برحق ہے۔ تیرا وعدہ سچا ہے۔ تیرا کلام بھی برحق ہے۔ تیری ملاقات مبنی برحقیقت ہے۔ جنت حق ہے اور دوزخ بھی حق ہے۔ تمام انبیاء سچے ہیں اور قیامت بھی برحق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے حضور سرنگوں ہوا، تجھ پر ایمان لایا، میں نے تجھی پر توکل کیا، تیری ہی طرف رجوع کیا۔ میں تیرے ہی سامنے اپنا مقدمہ پیش کرتا ہوں اور تجھی سے اپنا فیصلہ چاہتا ہوں، اس لئے میرے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف

کردے جو میں نے پوشیدہ کئے ہیں اور جو علانیہ کئے ہیں۔ تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں۔" نبی کریم ﷺ جب رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے)۔(بخاری:7499)۔

3- ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ لَءَايَٰتٍ لِّأُوْلِي ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿١٩٠﴾ ...وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٢٠٠﴾﴾۔(آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں یقیناً عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جو اللہ تعالی کا ذکر کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں اور آسمانوں وزمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ بے فائدہ نہیں بنایا، تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔اے ہمارے پالنے والے! تو جسے جہنم میں ڈالے یقیناً تو نے اسے رسوا کیا، اور ظالموں کا مددگار کوئی نہیں۔اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ منادی کرنے والا باآواز بلند ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ، پس ہم ایمان لائے۔ یاالٰہی! اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں ہم سے دور کردے اور ہماری موت نیکیوں کے ساتھ کر۔

اے ہمارے پالنے والے معبود! ہمیں وہ دے جس کا وعدہ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کر، یقینا تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی کہ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت میں ہر گز ضائع نہیں کرتا، تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو، اس لئے وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذادی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کئے گئے، میں ضرور ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کردوں گا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ ہے ثواب اللہ تعالی کی طرف سے اور اللہ تعالی ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

تجھے کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا فریب میں نہ ڈال دے، یہ تو بہت ہی تھوڑا فائدہ ہے، اس کے بعد ان کا ٹھکانہ تو جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے۔

لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ مہمانی ہے اللہ کی طرف سے اور نیک کاروں کے لئے جو کچھ اللہ تعالی کے پاس ہے وہ بہت ہی بہتر ہے۔ یقینا اہل کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالی پر ایمان لاتے ہیں اور تمہاری طرف

جو اتارا گیا ہے اور ان کی جانب جو نازل ہوا اس پر بھی، اللہ تعالی سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالی کی آیتوں کو تھوڑی قیمت پر بیچتے بھی نہیں، ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے، یقیناً اللہ تعالی جلد حساب لینے والا ہے۔اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لئے تیار رہو اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو تا کہ تم مراد کو پہنچو)۔ (آل عمران:190-200)۔

نبی کریم ﷺ جب رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔(بخاری:4569)۔ (ایک مرتبہ)۔

نیند سے گھبرا کر اٹھنے کے اذکار

1-«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ» (ایک مرتبہ)۔

(میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، اس کی ناراضی سے، اس کے بندوں کی شرارتوں سے، شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں)۔"(ابوداؤد:3893)۔

بیوی سے مباشرت کے اذکار

1-«بِاسْمِ اللهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا» (اللہ کے نام سے،اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عنایت فرمائے)۔آپ ﷺ نے فرمایا:"پھر ان دونوں کو اگر کوئی اولاد نصیب ہوتو شیطان اسے نقصان نہیں پہنچاسکے گا۔"(بخاری:141)۔آدمی یہ دعا چاہے جماع سے پہلے مباشرت کے وقت پڑھے یا عین جماع کے وقت۔

نیند سے بیدار ہونے کے وقت کے اذکار

مسلمان کے لئے مستحب ہے کہ جب وہ نیند سے بیدار ہو تو اللہ تعالی کا ذکر کرے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ. فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ» (جب آدمی رات کے وقت سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں

لگادیتاہے۔ہر گرہ پر یہ پھونک دیتاہے کہ ابھی تو بہت رات باقی ہے سوجاؤ۔پھر اگر آدمی بیدار ہوگیااور اللہ کا ذکر کیاتو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔اگراس نے وضو کرلیاتو دوسری گرہ کھل جاتی ہے،اس کے بعد اگراس نے نماز پڑھی تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔پھر صبح کو وہ خوش مزاج اور دلشاد لگتاہے،بصورت دیگر صبح کے وقت بددل اور خستہ جسم بیدار ہوتاہے)۔(بخاری:1142)۔

1-«الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ» (ایک مرتبہ)۔

(تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اوراسی کی طرف اٹھ کر جاناہے)۔"(بخاری:6324)۔

2-«الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي، وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي، وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ» (ایک مرتبہ)۔

(سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے کہ جس نے مجھے میرے بدن میں عافیت دی اورمجھ پر میری روح لوٹائی اور مجھے اپنی یاد کا حکم اور اس کی توفیق دی)۔(ترمذی:3401)۔

اچھے اور برے خواب کے اذکار وآداب

اول: جو اچھا خواب دیکھے اس کے لئے چند مستحب امور۔

ا-اس پر اللہ تعالی کی تعریف بیان کرے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا؛ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ؛ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا» (جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، لہذا وہ اس وقت اللہ کی حمد وثنا کرے)۔ (بخاری:6985)۔

ب-اس پر خوش ہو اور اسے کسی سے بیان کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «فَإِنْ رَأَى رُؤْيَا حَسَنَةً؛ فَلْيُبْشِرْ» (اچھا خواب اللہ تعالی کی طرف سے ہوتا ہے، اس پر انسان خوش ہو اور اسے کسی سے بیان کرے)۔ (بخاری:6985)۔

ج-اچھا خواب صرف اپنے دوست سے بیان کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ؛ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ» (جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو صرف اسی سے بیان کرے جسے محبوب رکھتا ہے)۔ (مسلم:5903)۔

د-اگر ضرورت ہے تو اس کی تعبیر وتفسیر کسی عالم یا اپنے کسی خیر خواہ کے

سامنے بیان کرے۔ کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «لا تُقَصُّ الرُّؤْيَا إِلَّا عَلَى عَالِمٍ أَوْ نَاصِحٍ» "اپنے خواب مت بیان مگر عالم سے یا ناصح سے"۔ (ترمذی:2280)۔

دوم: جو برا خواب دیکھے اس کے لئے چند مستحب امور۔

ا- یہ یقین رکھے کہ جو خواب دیکھا ہے وہ شیطان کی جانب سے ہے اور اسے نظر انداز کرنے کی کوشش کرے، اور اگر اسے خاطر میں لائے گا تو اس کے ہم و غم میں بس اضافہ ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «الحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَافُهُ، فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ» (جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے جس سے وہ ڈرتا ہو اور جسے ناپسند کرتا ہو تو اسے چاہئے کہ اپنی بائیں جانب تھوک دے)۔ (بخاری:7005)۔

ب- شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ» (اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے)۔ (بخاری:6995)۔ نیز یہ استعاذہ اس کے صیغوں میں سے کسی بھی صیغہ سے ہو سکتا ہے۔ جیسے: "أعوذ بالله من الشيطان الرجيم". یا "أعوذ بالله السميع العليم من الشيطان

الرجيم". یا "أعوذ بالله من الشيطان الرجيم من همْزِه ونفْخِه ونفْسِه".

ج-اس برے خواب سے اللہ کی پناہ مانگے۔آپ ﷺ نے فرمایا: «وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِن شَرِّهَا» "جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے"۔(بخاری:6995)۔جیسے یہ کہے کہ: اللہ! میں اس خواب کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

د-بائیں جانب تین بار تھوکے یا تھو تھو کرے(بے تھوکے ہوئے)۔آپ ﷺ نے فرمایا: «فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ؛ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ» (جو شخص کوئی برا خواب دیکھے تو وہ بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے)۔ (مسلم:5897)۔نیز آپ ﷺ نے فرمایا:"برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں،لہذا جو شخص کوئی برا خواب دیکھے تو وہ بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے۔(بخاری:6995)۔

ھ-اور جس کروٹ لیٹا ہوا اس سے پھر جائے(یعنی دوسرے کروٹ پر لیٹ جائے)۔اور یہ خوش فال لے کہ اللہ اسے اس حال سے بہتر حالت میں تحویل کردے گا۔

ح-اپنے بستر سے اٹھ جائے، وضو کرکے اور دو رکعت نماز پڑھے۔امام قرطبیؒ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: نماز ان سب کا جامع ہے، کیونکہ آدمی جب نماز کے لئے اٹھے گا تو پہلو تبدیل ہوگا، وضو میں کلی کرے گا، تھک تھکائے گا، ناک میں پانی ڈالے گا، قرأت سے پہلے استعاذہ کرے گا، پھر سجدے کی بہترین حالت میں اللہ سے دعا مانگے گا اور اللہ اپنے فضل وکرم سے اس کے لئے اس شر سے کافی ہو جائے گا۔

ط-برا خواب دیکھنے والا اپنے خواب کو کسی سے بھی بیان نہ کرے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: «وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا؛ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ» (برا خواب دیکھنے والا اپنے خواب کو کسی سے بیان نہ کرے تو اس کو نقصان نہ ہوگا)۔ (مسلم:5903)۔

ی- یہ یقین رکھے کہ وہ خواب اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔آپ ﷺ نے فرمایا: «الحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَافُهُ؛ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا؛ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ» (برا خواب شیطان کی طرف سے ہے پھر جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے یا تھو تھو کرے (بے تھوکے ہوئے) اور اللہ کی پناہ مانگے اس کے شر سے پھر وہ خواب اس کو

ضرر نہ پہنچائے گا)۔(مسلم:5897)۔اگرآدمی یہ آداب بجالائے توان شاءاللہ اسے کچھ نقصان نہ پہنچے گا۔

نمازوں کے بعد کے اذکار

نمازوں کے بعد کے اذکار کی دو قسمیں ہیں۔

پہلا: فرض نمازوں کے بعد کے اذکار:

1- «أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ» ۔(میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں،میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں، میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں)۔(مسلم:1334)۔

2- «اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ، وَمِنْكَ السَّلامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ»۔(یااللہ! توسب عیبوں سے سالم ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے یعنی تمام عالم کی اوراے بزرگی اور عزت والے توبڑی برکت والا ہے)۔(مسلم:1335)۔

3- «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ»۔

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،وہ اکیلا ہے،اس کا کوئی شریک نہیں۔بادشاہت اسی کی ہے۔اور تمام تعریفات اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ تمام نعمتیں، سب احسانات اور اچھی تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، ہم صرف اسی کی عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ کافر برا مانیں)۔(مسلم:1343)۔

4- «لا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ»۔(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،وہ اکیلا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں۔بادشاہت اسی کی ہے۔اور تمام تعریفات اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔اے اللہ! جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو نہ دے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور کسی رتبے والے کا رتبہ تیرے مقابلے میں کچھ فائدہ نہیں دے سکتا)۔(مسلم:1338)۔

5- «رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ»، أو: «رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ» (اے رب! مجھے اس روز اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔(یا کہے) اے رب مجھے تو اس دن اپنے عذاب سے بچا جس

روز تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا)۔ (مسلم:1642)۔

6-درج ذیل صیغوں میں سے کسی ایک صیغے سے دعا کرے:

☆پہلا صیغہ:

«سُبْحَانَ اللهِ (٣٣) مرَّةً، الْحَمْدُ للهِ (٣٣) مرَّةً، اللهُ أَكْبَرُ (٣٣) مرَّةً» 33 بار سبحان اللہ اور 33 بار الحمد للہ اور 33 بار اللہ اکبر۔اور سو یوں پورا کرے کہ ایک بار یہ دعا پڑھے۔«لا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» (کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ اکیلا ہے وہ اس کا کوئی شریک نہیں سلطنت اسی کی ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اس دعا کی پابندی کی تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ گناہ دریا کے جھاگ کے برابر ہوں)۔(مسلم:1352)۔

نوٹ:ان صیغوں کو الگ الگ پڑھنا بھی جائز اور سب کو ملا کر بھی۔البتہ علاحدہ علاحدہ پڑھنا افضل ہے جیسا کہ حافظ ابن رجب اور حافظ ابن حجر رحمہااللہ نے کہا ہے۔

☆دوسرا صیغہ:

«سُبْحَانَ اللهِ (٣٣) مرَّةً، الْحَمْدُ للهِ (٣٣) مرَّةً، اللهُ أَكْبَرُ (٣٣) مرَّةً» 33 بار سبحان اللہ اور 33 بار الحمد للہ اور 33 بار اللہ اکبر۔ (مسلم:1352)۔

☆تیسرا صیغہ:

«سُبْحَانَ اللهِ (۳۳) مرَّةً، الْحَمْدُ لِلّٰهِ (۳۳) مرَّةً، اللهُ أَكْبَرُ (۳٤) مرَّةً». 33 بار سبحان اللہ اور 33 بار الحمد للہ اور 34 بار اللہ اکبر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا: "نماز کے بعد کچھ ایسی دعائیں پڑھنے کی ہیں کہ ان کا کہنے والا یا کرنے والا محروم نہیں رہتا۔(مسلم:1349)۔

☆چوتھا صیغہ:

«سُبْحَانَ اللهِ (۲٥) مرَّةً، الْحَمْدُ لِلّٰهِ (۲٥) مرَّةً، اللهُ أَكْبَرُ (۲٥) مرَّةً، لا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۲٥) مرَّةً» 25 بار سبحان اللہ اور 25 بار الحمد للہ اور 25 بار اللہ اکبر اور ۲۵ بار (لا إلهَ إلاّ اللهُ وحدَه لا شريكَ له، له الملكُ، وله الحمدُ، وهو على كلّ شيءٍ قدير)- (اللہ وحدہ لا شریک کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں، سلطنت اسی کی ہے اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) ۔(نسائی:1351)۔

☆پانچواں صیغہ:

«سُبْحَانَ اللهِ (۱۱) مرَّةً، الْحَمْدُ لِلّٰهِ (۱۱) مرَّةً، اللهُ أَكْبَرُ (۱۱)

مرَّةً»۔ 11 بار سبحان اللہ اور 11 بار الحمد للہ اور 11 بار اللہ اکبر۔ (مسلم:1348)۔

☆چھٹا صیغہ:

«سُبْحَانَ اللهِ (١٠) مرَّاتٍ، الْحَمْدُ للهِ (١٠) مرَّاتٍ، اللّٰهُ أَكْبَرُ (١٠) مرَّاتٍ»۔ 10 بار سبحان اللہ اور 10 بار الحمد للہ اور 10 بار اللہ اکبر۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز کی خبر نہ دوں جس پر عمل کرکے تم اس شخص کو پالوگے جو تم سے پہلے گزرا ہے اور اپنے بعد آنے والوں پر سبقت لے جاؤگے اور کوئی شخص اتنا ثواب نہ حاصل کرسکے گا جو تم نے کیا ہوگا سوائے اس صورت کے کہ جب وہ بھی وہی عمل کرے جو تم کروگے، وہ یہ کہ تم ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ، اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔" (بخاری:6329)۔

7-ارشاد ربانی ہے:﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلۡحَيُّ ٱلۡقَيُّومُۚ لَا تَأۡخُذُهُۥ سِنَةٞ وَلَا نَوۡمٞۚ لَّهُۥ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِۗ مَن ذَا ٱلَّذِي يَشۡفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذۡنِهِۦۚ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ أَيۡدِيهِمۡ

وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾ (ایک مرتبہ)۔

(اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمان کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔ (البقرہ:255)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی تو اس کو موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی)۔ (اخرجہ النسائی فی سنن الکبریٰ:9928)۔

8- ارشاد ربانی ہے: ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ

۞ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُولَدۡ ۝٣ وَلَمۡ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدُۢ ۝٤﴾

(آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالی ایک (ہی) ہے۔اللہ تعالی بے نیاز ہے۔نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے)۔ (الاخلاص:1-3)۔(اخرجه النسائي في سنن الكبرى:9928)۔

9- ارشاد ربانی ہے:﴿قُلۡ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلۡفَلَقِ ۝١ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝٣ وَمِن شَرِّ ٱلنَّفَّٰثَٰتِ فِي ٱلۡعُقَدِ ۝٤ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝٥﴾

(آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے)۔(الفلق:1-5)۔

ارشاد ربانی ہے:﴿قُلۡ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ ۝١ مَلِكِ ٱلنَّاسِ ۝٢ إِلَٰهِ ٱلنَّاسِ ۝٣ مِن شَرِّ ٱلۡوَسۡوَاسِ ٱلۡخَنَّاسِ ۝٤ ٱلَّذِي يُوَسۡوِسُ فِي صُدُورِ ٱلنَّاسِ ۝٥ مِنَ ٱلۡجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ ۝٦﴾ (آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں

کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔ لوگوں کے مالک کی (اور)لوگوں کے معبود کی(پناہ میں)وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔(خواہ) وہ جن میں سے ہو یا انسان میں سے)۔ (الناس:1-6)۔(ابوداؤد:1523)۔

10- «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا» (نماز فجر کے بعد ایک مرتبہ)۔

(اے اللہ! میں تجھ سے فائدہ دینے والے علم،پاک رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔"حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کی نماز سے سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے)۔ (ابن ماجہ:925)۔

☆دوسری قسم:نوافل کے بعد کے اذکار:

1- نماز وتر کے بعد یہ کہنا مسنون ہے: «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ»۔ اور یہ کلمہ تیسری بار جب کہے تو اپنی آواز کو ذرا بلند رکھے۔

2-نماز چاشت کے بعد مسنون ہے کہ یہ کہا جائے: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ؛ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ» (سو مرتبہ)۔ (اخرجہ البخاری فی الادب المفرد: 619)۔

3-دعاء استخارہ:

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ؛ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي –أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ–؛ فَاقْدُرْهُ لِي، وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي –أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ–؛ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِي»، ثُمَّ يُسَمِّي حَاجَتَهُ۔

(اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے سے خیر کا طالب ہوں، تیری قدرت سے ہمت کا خواہاں ہوں، تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں، یقینا تو قادر ہے میں قدرت والا نہیں، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا، تو پوشیدہ اور غائب معاملات کو جانتا

ہے۔اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میرا یہ کام میرے دین، میری معیشت اور میرے معاملے کے انجام کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر اور آسان کردے، پھر اس میں میرے لئے برکت فرما۔اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری معیشت اور میرے معاملے کے انجام کے اعتبار سے اچھا نہیں تو اسے مجھ سے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لئے خیر مقدر کردے وہ جہاں بھی ہو، پھر مجھے اس سے خوش کردے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دعا میں (ہذا الامر) کی جگہ اپنے کام کا نام لے"۔(بخاری:1162)۔

وہ دعائیں جو تعین کے بغیر کسی بھی وقت کی جاسکتی ہیں

یہاں چند وہ دعائیں ذکر کی جارہی ہیں جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم شب و روز میں کسی بھی وقت پڑھتے تھے:

1- «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» (دس مرتبہ)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص یہ دعا دس مرتبہ کہے اس کو اتنا ثواب

ہو گا جیسے چار شخصوں کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے آزاد کرایا۔"(مسلم:6844)۔

2- «سُبْحانَ اللهِ» (سو مرتبہ)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جو شخص سو بار "سبحان اللہ" کہے تو ہزار نیکیاں اس کے لئے لکھی جائیں گی اور ہزار گناہ اس کے مٹائے جائیں گے۔"(مسلم:6852)۔

3- «سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ» (عدد کی کوئی قید نہیں ہے)۔ یہ کلمات بہت عظیم ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات اللہ تعالی کو بہت پسند ہیں۔(مسلم:5601)۔ یہ دعا جس نے پڑھا اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ (ترمذی:3462)۔ آپ ﷺ نے فرمایا:" یہ دعا مجھے زیادہ پسند ہے ان تمام چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے۔(مسلم:6847)۔ یہ پسندیدہ کلام ہیں۔ (احمد:387/13)۔ ان کا کہنے والا یا کرنے والا محروم نہیں رہتا۔ (مسلم:1349)۔ یہ بندے کے گناہ جھاڑ دیتے ہیں۔ (ترمذی:3533)۔ ان کلمات کی اور بھی بہت ساری فضیلتیں ہیں۔

4- «سُبْحانَ اللهِ وبِحَمْدِهِ، سُبْحانَ اللهِ العَظِيمِ» (عدد کی کوئی قید

نہیں ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر بہت ہلکے پھلکے، میزان میں بہت بھاری بھرکم اور رحمان کو بڑے ہی پیارے ہیں۔" (بخاری:6406)۔

5- «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ» (عدد کی کوئی قید نہیں ہے)۔ کسی برائی سے بچنا اور دور رہنا اور کسی نیکی اور خیر کی ہمت پانا اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے عبداللہ بن قیس میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا بتلائیے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا کہہ: لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ (مسلم:6862)۔

6- «أَسْتَغْفِرُ اللهَ» میں معافی مانگتا ہوں اللہ سے۔ (سو مرتبہ)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے دل پر پردہ ہو جاتا ہے (یعنی خدا سے کبھی غافل ہو جاتا ہوں) اور میں خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں۔" (مسلم:6858)۔

7- «أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ» (ستر مرتبہ سے زیادہ)۔ (میں معافی مانگتا ہوں اللہ سے اور میں اسی کی طرف توبہ اور رجوع کرتا ہوں)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! میں ایک دن میں اللہ کے حضور ستر مرتبہ سے زیادہ

استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔" (بخاری:6307)۔

8- «أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ» (عدد کی کوئی قید نہیں ہے)۔(میں معافی مانگتا ہوں اللہ سے، وہ ذات کہ اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور نگرانی کرنے والا ہے۔ اور میں اسی کی طرف توبہ اور رجوع کرتا ہوں)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص یوں کہتا ہے، تو اس کو بخش دیا جاتا ہے اگرچہ وہ جہاد سے بھی بھاگا ہو۔" (مسلم:1517)۔

9- «رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ؛ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ» (سو مرتبہ)۔

(اے میرے رب! مجھے بخش دے اور (رحمت کے ساتھ) میری طرف رجوع فرما۔ بلاشبہ تو بہت زیادہ رجوع فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے)۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بلاشبہ ہم شمار کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایک مجلس میں سو سو بار یہ کلمہ دہراتے تھے۔ (ابوداؤد:1516)۔

10- «سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ» أو «سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ»

(عدد کی کوئی قید نہیں ہے)۔ ترمذی:3464)۔ جس نے یہ دعا کسی بھی صیغہ میں پڑھی تو اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔

11- «الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ» (عدد کی قید نہیں ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو مجھ پر ایک مرتبہ صلاۃ بھیجتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔" (نسائی:1298)۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن لوگوں میں میرے نزدیک سب سے بہتر وہ شخص ہے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے"۔(ترمذی:484)۔

☆رسول اللہ ﷺ پر صلاۃ بھیجنے کے کئی صیغے ہیں ان میں سے چند کا ذکر کیا جارہا ہے:

1- «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ؛ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ»۔ (اے اللہ! تو محمد ﷺ پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر بھی، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل

پر رحمتیں نازل کی ہیں۔اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر برکتیں نازل فرمااور حضرت محمد ﷺ کی اولاد پر بھی، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر نازل فرمائی ہیں دونوں جہان میں۔بے شک تو قابل تعریف ہے، بزرگ ہے)۔(مسلم:907)۔

2- «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ؛ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ؛ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ»۔ (اے اللہ! تو محمد ﷺ پر اپنی رحمتیں نازل فرمااور حضرت محمد ﷺ کی آل پر بھی، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمتیں نازل کی ہیں۔بے شک تو قابل تعریف ہے، بزرگ ہے۔اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر برکتیں نازل فرمااور حضرت محمد ﷺ کی اولاد پر بھی، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر نازل فرمائی ہیں۔بے شک تو قابل تعریف ہے، بزرگ ہے)۔(بخاری:4797)۔

3- «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ؛

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ»۔ (اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور ان کی ازواج واولاد پر رحمت نازل فرما، جس طرح تونے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر رحمت نازل فرمائی تھی۔اور حضرت محمد ﷺ اور ان کی ازواج واولاد پر برکت نازل فرما، جس طرح تونے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر برکت نازل فرمائی تھی۔بلاشبہ توخوبیوں والا اور عظمت والا ہے)۔(بخاری:3369)۔

4- «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ»۔ (اے اللہ! تواپنے بندے اور اپنے رسول حضرت محمد ﷺ پر رحمتیں نازل فرما، جس طرح تونے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمتیں نازل فرمائیں۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی اولاد پر برکتیں نازل فرما جس طرح تونے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں)۔(بخاری:4798)۔

5- «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ»۔ (اے اللہ! محمد نبی امی پر رحمتیں نازل فرما،اور محمد ﷺ کی اولاد پر رحمتیں نازل فرما)۔

(بخاری:4798)۔

6- «اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ»۔ (اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر رحمتیں نازل فرما)۔

7- «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ»۔ (اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر رحمتیں نازل فرما)۔

8- «صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»، أو «صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ»۔ (اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر رحمتیں نازل فرما،اور حضرت محمد ﷺ کی اولاد پر رحمتیں نازل فرما)۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے کہا: درود کے یہ سب صیغے مشروع ہیں لیکن وہ درود زیادہ بہتر ہے جو نماز کے تشہد اول وآخر میں مشروع ہے،اسی طرح خطبات،دروس، محاضرات اور دعاؤں سے پہلے بھی یہی بہتر ہے۔

***

فہرست

عنوان	صفحہ
مقدمہ	۴
سبب تالیف	۷
تمہید	۹
پہلا مسئلہ: دعا کے آداب	۹
دوسرا مسئلہ: ذکر کے اوقات	۱۷
أ- صبح وشام کی دعاؤں کا وقت	۱۷
ب- نیند کی دعاؤں کا وقت	۲۲
ج- نمازوں کے بعد کی دعاؤں کا وقت	۲۶
تیسرا مسئلہ: دعاؤں کی قضا	۲۹
چوتھا مسئلہ: ایک ساتھ تمام دعائیں پڑھنا	۳۱
صبح وشام کے اذکار	۳۴
شام کے اذکار	۴۷
مغرب سے طلوع فجر تک کے اذکار	۵۸

سوتے وقت کے اذکار ٦١
رات میں نیند سے متنبہ ہونے اور کروٹ بدلنے کے بعد کی دعائیں.. ٦٨
نیند سے اچانک چونک کر اٹھنے کی دعا.............................. ٧٢
بیوی سے مباشرت کی دعا ٧٣
اچھے یا برے خواب کے آداب واذکار ٧٥
نمازوں کے بعد کے اذکار ٧٩
فرض نمازوں کے بعد کی دعائیں ٧٩
وہ دعائیں جن کا وقت متعین نہیں ہے ٨٨
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے الفاظ ٩٢
فہرست ٩٦

***